پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر☆

بلوچستان میں پاکستانی زبانوں براہوئی، بلوچی اور پشتو میں تذکرۂ سیرت

I- براھوئی

﴿۱﴾ نثر میں سیرت نگاری

خصائل و شمائل نبوی ﷺ (براہوئی) مولف: علامہ محمد عمر دین پوری (جن کا سب سے بڑا کارنامہ قرآن مجید کا براہوئی زبان میں ترجمہ ہے۔ جس کی شستگی کی تعریف کی گئی ہے) یہ کتاب نادر و نایاب ہے۔ اس کا تفصیلی تذکرہ دستیاب نہیں ہو سکا، البتہ فہرست کتب مکتبہ درخانی ڈھاڈر ۱۹۴۸ء میں اس کا نام درج ہے۔ اور قیمت تین روپے تحریر ہے۔

''سیرت النبی ﷺ'' (گچین براہوئی) مولف: غلام نبی راہی، اسے حکومت پاکستان کے پریس انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ کوئٹہ نے ۱۹۷۸ء میں اسلامیہ پریس کوئٹہ سے چھپوایا۔ کل صفحات ۱۶۷، ابتدائیہ از عبدالقادر شاہوانی غلام نبی راہی نے (جو براہوئی کے نامور اہل قلم میں سے تھے) ''سیرت النبی ﷺ'' از مولانا شبلی، علامہ سید سلیمان ندوی سے بعض

☆۔ ۲۷۲، اے-او بلاک III سیٹلائٹ ٹاؤن، کوئٹہ،

عنوانات کے مواد کا براہوئی میں ترجمہ کیا ہے۔ جن کا ہماری روز مرہ کی زندگی سے بڑا گہرا تعلق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کے ہر موڑ پر مسلمانوں کی ہی نہیں بلکہ روئے زمین کے تمام انسانوں کی رہنمائی فرمائی ہے۔

غلام نبی راہی کے ترجمے کا انداز دلکش، متاثر کن اور شستہ ہے۔ وہ خواہاں ہے کہ قاری نہ صرف حضور پاک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے افکار عالیہ سے آگاہ ہو بلکہ ان پر عمل پیرا ہو کر دین و دنیا کی سعادتوں اور نعمتوں سے مالامال ہو جائے۔

ترجمہ ہونے کے باوجود غلام نبی راہی کی یہ کتاب براہوئی نثری سیرت نگاری میں ایک گرانقدر اضافہ ہے۔

"تاریخ اسلام" حصہ دوم (براہوئی) مولف خلیفہ گل محمد نوشکی، ۵ شعبان ۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء کو بولان مسلم پریس کوئٹہ میں چھپ کر نوشکی سے شائع ہوئی۔ اس حصہ میں بعثت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات بیان کئے گئے ہیں۔ اس میں حوالہ جات نہیں دیئے گئے۔ کتاب کا انداز بیان نہایت موثر اور دلکش ہے۔ مطالعے کے وقت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ہم خود اس مبارک دور میں ہیں۔

"سیرت النبی ﷺ" (انعام یافتہ) مولف: پروفیسر عبدالروف، احمد برادرس پرنٹرز کراچی نے چھاپی۔ براہوئی اکیڈیمی کوئٹہ نے جنوری ۱۹۸۱ء میں شائع کی۔ کل صفحات ۷۲، لکھائی چھپائی معیاری، گرد پوش دیدہ زیب، پیش لفظ از غلام حیدر حسرت،

چوالیس عنوانات (جیسے اٹھنے بیٹھنے کے آداب، سونے جاگنے کے آداب، غلاموں کے ساتھ محبت کا سلوک. بچوں سے شفقت، خدا کی نافرمانی کا عذاب، شکر و توکل، ایمانداری، دلاوری، پرہیزگاری، رحم، اخلاق حسنہ، بندگی، نماز، زکوٰۃ اور انصاف وغیرہ) کے تحت قابل قدر معلومات بہم پہنچائی گئی ہیں۔ ان عنوانات میں ہادیٔ اسلام ﷺ کی تعلیمات اور حیات طیبہ کی جھلکیاں نظر آتی ہیں، اور قاری کو عملی طور پر اپنانے کی جانب اکساتی ہیں۔ انداز نگارش دلچسپ، اثر پذیر اور سیدھا سادا ہے۔ یہ کتاب قابل توصیف اضافے کا درجہ رکھتی ہے۔

"ہندغی ناخیر خواہ" (سیرت طیبہ) مولفہ: غلام حیدر حسرت، براہوئی اکیڈیمی کوئٹہ نے کراچی سے چھپوائی، صفحات ۱۲۷، کتابت واشاعت دیدہ زیب۔

مؤلف نے چوبیس مختلف موضوعات کے تحت مختصر اور عام فہم انداز میں براہوئی میں سیرت پاک ﷺ کو بیان کیا ہے اور زندگی کے مختلف ادوار واحوال میں اس کا خاکہ کھینچا ہے۔ عبارت میں روانی ہے اور مندرجات ہر موضوع سے مناسبت رکھتے ہیں۔ براہوئی کا نثری سرمایہ شعری سرمائے کی نسبت قلیل اور کم عمر ہے۔ لہٰذا براہوئی میں ایسی تالیف قابل صد آفرین ہے۔

"سیرت مصطفیٰ ﷺ" (انعام یافتہ)، مولف: عبدالرزاق صابر، نہایت عمدہ ٹائٹل اور کاغذ پر رائل پریس کوئٹہ میں چھپی اور براہوئی ادبی سوسائٹی پاکستان کوئٹہ نے شائع کی۔ اگست ۱۹۸۵ء صفحات ۲۰۶، دیباچہ از پروفیسر ڈاکٹر انعام الحق کوثر، یہ کتاب سیرت پاک ﷺ پر جو کہ ایک بہت وسیع اور ہمہ گیر موضوع ہے اور اس میں سے مشتے نمونہ از خروارے کے مصداق، ایک کامیاب کاوش ہے۔ اس میں براہوئی زبان میں ہادی برحق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مختلف حیثیات جیسے بحیثیت مبلغ، سماجی مصلح، سپہ سالار، تاجر، حکمران اور خاتم النبین ﷺ، (کل ۴۸ عنوانات) پر روشنی ڈالی ہے۔ انداز بیان متاثر کن ہے۔ عبدالرزاق صابر کی دلی خواہش ہے کہ موجودہ صدی کے مسلمان "اسوۂ حسنہ" کو دل و جان سے اپنالیں کہ اس میں ان کی اور دکھی انسانیت کی فلاح پوشیدہ ہے۔

"سیرت رحمۃ للعالمین" مؤلف: جوہر براہوئی، اسے براہوئی ادبی بورڈ پاکستان نے ۱۹۹۳ء میں شائع کیا، صفحات ۱۲۴،

موضوع کے اعتبار سے نہایت اہم اور وقیع ہے۔ انداز بیان دلچسپ اور دل کو موہ لینے والا ہے۔

ماہنامہ "احوال" براہوئی خضدار سے ستمبر ۱۹۷۵ء میں چھپنے لگا۔ اس کے مدیر عبدالقادر راثیر شاہوانی تھے۔ ستمبر ۱۹۷۹ء تک باقاعدگی سے منظر عام پر آتا رہا۔ احوال، اور اُولس بلوچی کوئٹہ میں مطبوعہ براہوئی میں سیرت طیبہ سے متعلق مضامین کی تعداد بیس اور

اسی کے قریب نعتیہ کلام موجود ہے۔

۲۔ نعتیہ شاعری

"تحفۃ العجائب" مصنف: ملا ملک داد ابن آدین غرشین (میر نصیر خان نوری کے عہد حکومت ۱۱۶۴ھ تا ۱۲۰۹ھ / ۱۷۵۰ء تا ۱۷۹۴ء کے عربی، فارسی، پشتو، بلوچی اور براہوئی کے جید عالم اور شاعر) سال تصنیف ۱۱۷۳ھ / ۱۷۵۹ء،

حمدیہ اشعار کا آغاز یوں ہوتا ہے، جو دل سے نکلنے کے باعث بہت متاثر کن ہیں۔

ترجمہ: ؎ ساری حمد و ثنا خدا کے لئے ہے کہ وہی شاہ و گدا کا روزی رساں
وہ عجب رحمان ور حیم پالنہار ہے کہ بنجر، بارانی زمینوں کو سر سبز کر دیتا ہے۔

نعتیہ اشعار اثر و خلوص میں ڈوبے ہوئے ہیں جیسے ترجمہ: ؎
باری تعالیٰ نے سب سے پہلے نور مصطفیٰ کو پیدا فرمایا،
پھر رب تعالیٰ نے اپنی وحدانیت کو ظاہر کیا،
رب تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برکت والا نبی مبعوث فرمایا،
آپ دنیا و کائنات میں حق اور مبین بنا کر بھیجے گئے،

اثرات

۱۔ یہ کتاب اور اس کا مصنف دونوں براہوئی تحریری ادب میں انمٹ نقوش کے حامل ہیں۔ ملا ملک داد نے پہلی بار براہوئی زبان کو علم و ادب اور شریعت اسلام کے اظہار کا ذریعہ بنا کر اس کی امکانی صلاحیتوں کو اُجاگر کیا۔

۲۔ ملا ملک داد نے معاشرے میں پھیلے ہوئے غیر اسلامی اثرات کو دور کرنے کے لئے براہوئی زبان کے واسطہ سے نور اسلام پھیلانے کی تگ و دو کی۔ نتیجتاً کتاب کی تصنیف کے سترہ سال کے اندر ۱۱۹۰ھ / ۱۷۷۶ء میں میر نصیر خان نوری نے براہویوں کی جہالت اور غیر رسمی انداز زندگی کو بدلنے کے لئے جھالاوان میں ایک وفد بھیجا، جس نے وہاں ایسے قوانین نافذ کئے جو شریعت اسلامیہ اور وقارِ انسانیہ کے لئے مفید تھے۔

۳۔ ملک داد کا اثر ہمہ گیر تھا۔ چودھویں صدی ہجری کے آغاز (انیسویں صدی کے ربع آخر) میں درخاں (ڈھاڈر) سے تحریک نشاۃ الاسلامیہ شیخ البلوچستان جناب مولانا محمد فاضلؒ کے زیر قیادت ابھری یہ نہ صرف لسانی بلکہ موضوعاتی اور ذہنی اعتبار سے بھی ملا ملک داد کی روایت کو لئے ہوئے تھی۔ یہ روایت اب بھی براہوئی علم وادب اور ذہن و قلب میں رچی بسی ہے۔

۴۔ قیاس چاہتا ہے کہ براہوئی زبان کا موجودہ فارسی رسم الخط بھی ملا ملک داد کا ہی اپنایا ہوا ہے۔

عشق محمدی ﷺ سے سرشار مولانا محمد فاضل (۱۲۴۶ھ / ۱۸۳۰ء - ۱۳۱۴ھ / ۱۸۹۶ء) کے نامور شاگردوں میں اُن کے نواسے مولانا محمد عبداللہ درخانی (۱۲۹۸ھ / ۱۸۷۸ء - ۱۳۶۳ھ / ۱۹۴۴ء) کے علاوہ مولانا نبو جان (وفات ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء) مولانا عبدالمجید چوتوئی اور مولانا عبدالحی تھے۔ ان سب نے نعتیہ شعر کہے ہیں۔

"شمائل شریف" (منظوم) مؤلف: محمد عبداللہ درخانی، سن تالیف ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء اور سن طباعت ۱۳۲۷ھ / ۱۹۰۹ء ہے۔ اس میں حضور پاک سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے شمائل و خصائل کا بیان ہے۔ مؤلف نے مستند کتب جیسے شمائل ترمذی، معارج النبوۃ، نزہۃ المجالس وغیرہ سے استفادہ کیا ہے۔

"معجزات شریفہ" (منظوم)، مؤلف: محمد عبداللہ درخانی، کراچی، ۱۳۵۰ھ / ۱۹۳۱ء صفحات ۸۰، آغاز حمد سے ہوتا ہے۔ پھر نعت شریف اور درود شریف پڑھنے کے فوائد درج ہیں۔ اس کے بعد ستر معجزات کا بیان ہے۔

"تحفۃ الغرائب" ناصح البلوچ، "نصیحت نامہ" (منظوم) مصنف: مولانا نبو جان تینوں میں نعتیہ اشعار موجود ہیں۔

"مفرح القلوب" مصنف: مولانا عبدالمجید چوتوئی (فرزند ارجمند مولانا نبو جان) ۱۳۳۴ھ / ۱۹۱۵، صفحات ۵۶، کہیں کہیں مناجات اور مولود شریف درج ہیں۔

"گلشن راغبین" مصنف: مولانا عبدالمجید چوتوئی، کوئٹہ، سن ندارد، صفحات

۶۴، اس میں مناجات، نعتیہ اشعار اور مولود شریف موجود ہیں۔

''درالمجیدی'' مصنف : مولانا عبدالمجید چوتوئی، کوئٹہ، ۱۹۵۸ء (بار ششم) صفحات ۱۳۶، اس میں حمدیہ اور نعتیہ اشعار کے علاوہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی پیدائش کا بھی اچھا خاصا ذکر (۴۵/۴اشعار) موجود ہے۔

''جوشِ حبیب'' مصنف : مولانا عبدالمجید چوتوئی، کوئٹہ، ۱۳۵۷ھ / ۱۹۳۸ء صفحات ۱۲۰، اس کے اشعار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں دل کی پہنائیوں سے نکلے ہیں۔ رواں اور شریں ہونے کے ساتھ ساتھ درد واثر میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

''گُل خطبہ'' بزبان براہوئی، ترجمہ آیات کلام ربانی و احادیث سرور دو جہاں المسمیٰ بہ شمع القلوب، لاحراق الذنوب، مؤلف مولانا عبدالمجید چوتوئی، (قلمی) (براہوئی نظم و نثر پر مشتمل) صفحات ۱۸۹، قریباً ۶۰ سال پرانا۔ اس میں نعتیہ اشعار بھی موجود ہیں۔

''سودائے خام'' مصنف : علامہ محمد عمر دین پوری (المتوفی ۱۳۶۸ھ / ۱۹۴۸ء براہوئی کے سب سے بڑے مصنف، اڑتالیس کتب، نظم و نثر پر یکساں عبور، بیک وقت مصنف، مبلغ، مترجم، مفسر، مولف، فنکار، عملی سیاسی کارکن، تحریک خلافت میں حصہ لیا۔ مولانا محمد فاضل کے چچازاد بھائی اور شاگرد مولانا عبدالحی کے شاگردِ خاص۔

۱۳۳۴ھ / ۱۹۱۵ء دوسرا ایڈیشن ۱۳۵۵ھ / ۱۹۴۶ء صفحات ۱۳۶،

یہ نعتیہ، عشقیہ غزلیات، کافی، مولود شریف، مناجات سی حرفی ابیات وغیرہ پر مشتمل ہے۔

''مشتاق مدینہ'' نسخہ ۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۶ء اس کے دو حصے ہیں۔ حصہ اول علامہ محمد عمر دین پوری کا ہے جو مولود شریف اور نعت وغیرہ پر مبنی ہے۔ حصہ دوم میں مولانا عبدالکریم مینگل کی نعت اور مولود وغیرہ ہے۔ آپ کو اللہ نے بہت ہی پیاری آواز عطا کی تھی۔ آپ اپنا کلام ترنم سے پڑھا کرتے تھے۔ آپ کے کلام میں نزاکت فکر و ندرت خیال ہے۔ آپ میں حضرت شمس تبریزؒ کی سی مستی ہے۔

''وبیص الطیب فی ذکر الحبیب ﷺ'' (مصنف : علامہ محمد عمر دین پوری)

نسخہ ۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۳ء صفحات ۱۹۳، اس میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ عہد تا وصال منظوم درج ہیں۔

"فی الفراق" مصنف علامہ محمد عمر دین پوری، ۱۹۶۸ء صفحات ۴۰، اس میں حمدیہ اور نعتیہ کلام ہے۔

"تعلیم الاسلام" مصنف علامہ محمد عمر دین پوری، سن تکمیل، ۱۳۱۹ھ / ۱۹۰۱ء، صفحات ۸۰، حمد اور نعت کے بعد اسلامی تعلیمات سوال وجواب کی صورت میں پیش کی ہیں۔

"نصیحت نامہ" مصنف علامہ محمد عمر دین پوری، سن اشاعت ۱۳۱۹ھ / ۱۹۰۱ء صفحات ۶۶، نصائح کے علاوہ اس میں نعت اور منقبت خلفائے راشدین موجود ہے۔

"تسویع النساء" مصنفہ مولفہ : مائی تاج بابو (علامہ محمد عمر دین پوری کی صاحبزادی، براہوئی زبان کی اولین ادیبہ، شاعرہ اور مرثیہ نگار) پہلی جلد ۱۳۵۳ھ / ۱۹۳۴ء دوسری جلد ۱۳۵۴ھ / ۱۹۳۵ء صفحات ۶۴، ۶۴،

محترمہ حمد ونعت اور منقبت سے خصوصی لگاؤ رکھتی ہیں۔

"تاج محمد تاجل" (المتوفی ۱۹۴۴ء) مرتبہ : عبدالرحمٰن براہوئی، اسلام آباد ۱۹۷۹ء آپ کا کلام بلوچستان بھر میں مقبول ہے۔"والیٔ دوجہاں کا تذکرہ" (منظوم) سوز وگداز سے لبریز ہے۔

"ماہ گل" (مثنوی) مصنف بلو شاعر، ناشر ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی، کوئٹہ، ۱۹۶۷ء، اس میں نعتیہ اشعار موجود ہیں۔

"گلشن اشعار" مصنف فیض محمد فیصل (چھ زبانوں۔ فارسی، اردو، بلوچی، سندھی، سرائیکی اور براہوئی کے صوفی شاعر، کوئٹہ، ۱۹۶۸ء صفحات ۷۵، یہ زیادہ تر نعتیہ کلام ۱۳۵۵ اشعار پر مشتمل ہے۔

"معجزات مصطفیٰ ﷺ مع وفات نامہ رسول اکرم ﷺ، وفات نامہ بی بی خاتون جنتؓ وشادی بی بی عائشہ صدیقہؓ"، (منظوم) مصنف مولانا محمد عمر ولد شیر محمد بنگل زئی،

کوئٹہ سن اشاعت درج نہیں، صفحات ۹۶،

تیس معجزات کے ذکر کے علاوہ آنحضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں گلہائے عقیدت بھی پیش کئے گئے ہیں۔

''راغب المسلمین'' مصنف حاجی محمد عمر ابن حاجی علی محمد، کوئٹہ، ۱۳۷۷ھ / ۱۹۵۸ء صفحات ۹۶، نعتیہ اشعار کے علاوہ اسلامی تاریخ کے بعض واقعات کو براہوئی اشعار میں پیش کیا ہے۔

''گلشن مصطفیٰ'' مصنف حاجی گل محمد نوشکوی، کوئٹہ، ۱۳۷۸ھ / ۱۹۵۸ء صفحات ۱۶۰۔ اس میں ۴۵ معجزوں کو پیش کیا گیا ہے۔ مناجات نصائح اور غزل فراق نا ان کے علاوہ ہیں۔ ''غزل فراق نا'' میں مخاطب حضور پاک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

''تحفۃ الفقراء'' مصنف حاجی گل محمد نوشکوی، کوئٹہ، ۱۳۷۸ھ / ۱۹۵۸ء صفحات ۱۴۴، اس میں معراج شریف کا واقعہ بیان کرتے ہوئے ص ۴۲ پر نقشہ نعل مبارک بھی درج کیا گیا ہے۔ علاوہ ازیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک جابجا ملتا ہے۔

اسلامی تاریخ میں سے بعض واقعات پیش کر کے نصیحتیں بھی کی ہیں۔

''گلدستہ نوشکوی'' مصنف حاجی گل محمد نوشکوی، کوئٹہ، ۱۳۷۳ھ / ۱۹۵۴ء صفحات ۲۰۸، اس کی ابتداء حمد باری تعالیٰ سے ہوتی ہے۔ اس کے بعد نعت اور پھر منقبت درج ہے۔ صفحہ ۷ سے ۲۸ تک درود شریف کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔

''گلشن سوز'' مصنف محمد اسحاق سوز ولد مولوی عطا محمد صوفی، کوئٹہ، ۱۳۸۹ھ / ۱۹۶۹ء صفحات ۱۱۲، اس کا پہلا باب توحید، رسالت اور منقبت پر مبنی ہے۔

''کلام نور'' مصنف مولوی نور محمد، کوئٹہ، ۱۹۷۸ء، صفحات ۲۴ نعتیہ اشعار موجود ہیں۔

''گلشن بلوچستان'' از مولوی مراد علی رئیسانی، نعتیہ اشعار دستیاب ہیں۔

''گلدستہ'' مرتبہ رئیس نبی داد لانگو، کوئٹہ، ۱۹۷۱ء، صفحات ۹۶، نعتیہ کلام درج

ہے۔

"معراج محمدی ﷺ" از حافظ سعید احمد المعروف طوفان میل، کراچی، ۱۳۸۹ھ / ۱۹۶۹ء، صفحات ۸، اشعار کی تعداد ۱۰۸،

"غزلیاتِ سائل" از کریم بخش سائل، کوئٹہ، ۱۳۹۰ھ / ۱۹۷۰ء صفحات ۱۶، نعتیہ اشعار موجود ہیں۔

"مہر و وفا" از پیر محمد نیمر غی ولد کرم خاں، کوئٹہ، ۱۳۹۱ھ / ۱۹۷۱ء صفحات ۵۶ نعتیہ اشعار درج ہیں۔

"استنا ٹپاک" (زخم ہائے دل) از واحد بخش رند، کوئٹہ، ۱۹۷۵ء صفحات ۱۲۸، یہ مجموعہ پند و نصائح پر مبنی ہے۔ نعتیہ اشعار موجود ہیں۔

"قدم قدم آباد"، کوئٹہ، ۱۹۷۸ء، صفحات ۱۲۸،

یہ براہوئی، بلوچی اور پشتو شاعروں کے نغمات کا مجموعہ ہے۔ اس میں حمدیہ اور نعتیہ اشعار موجود ہیں۔ تراب لاڑکانوی کے براہوئی نعتیہ اشعار کا اردو ترجمہ "سرورِ کونین ﷺ کی مہک بلوچستان میں" از ڈاکٹر انعام الحق کوثر، کوئٹہ ۱۹۹۷ء ص ۸۲، ۸۳ پر شائع ہوا ہے۔

"ھیل و بلد" از عبدالصمد شاہین سوارابی، کوئٹہ، ۱۹۸۰ء صفحات ۱۲۰، یہ اردو براہوئی اور بلوچی زبانوں پر مشتمل ہے۔ نعتیہ اشعار موجود ہیں۔

"فخرِ کونین ﷺ" از نثار احمد محشر رسول نگری (شہرہ آفاق مسدس حصہ اول تا سوئم) کا منظوم براہوئی ترجمہ عبدالصمد شاہین سورابی نے کیا ہے۔ "مسدس" فخرِ کونین جناب رسالت مآب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم" کی منظوم سیرتِ طیبہ ہے۔ جو تاریخ و سیر کے مستند مآخذات پر مبنی ہے۔ یہ مسدس اردو ادب کا طویل ترین مسدس ہے۔ جو کم و بیش ۲۰۰۱۴ اشعار پر مشتمل ہے۔ اس کا پہلا حصہ ۱۹۶۱ء دوسرا ۱۹۶۴ء اور تیسرا ۱۹۷۰ء میں شائع ہوئے۔

مترجم نے کسی واقعہ، لہجہ، مفہوم اور اسم تک میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ محترم محشر رسول نگری کے بیان کردہ واقعات کو بعینہٖ براہوئی میں پیش کرنے کی سعی قابل توصیف ہے۔ اگر کہیں براہوئی نے ساتھ نہیں دیا تو مترجم نے بلاکم وکاست اردو فارسی کا سہارا لینے میں کوئی قباحت محسوس نہیں کی۔

مترجم نے مسدس میں بروئے کار لائی گئی بحر ہی استعمال کی ہے۔ ایسے جملے بھی آئے ہیں جو پہلے سے براہوئی میں موجود نہ تھے۔ مترجم کی اس کاوش سے براہوئی زبان کی وسعت پذیری میں بھی اضافہ ہوا ہے۔

قوالی کے لئے براہوئی میں کوئی مسدس موجود نہ تھی۔ اب اس ترجمہ کے بعد یہ کمی جاتی رہے گی۔

محترم محشر رسول نگری نے فخر کونین ﷺ کے اس منظوم ترجمے پر دو تین بار بذات خود نظر ڈالی تھی تاکہ شعر کی روح قائم و دائم رہے۔ علاوہ ازیں انہوں نے براہوئی اشعار کی تقطیع بھی کرائی تھی، جو درست پائی گئی۔ مقام مسرت ہے کہ یہ منظوم ترجمہ جو ایک علمی وادبی کارنامہ ہے طبع ہو چکا ہے۔(۱)

جنگ نامہ مشہد (فارسی) کا منظوم براہوئی ترجمہ میر گل خان نصیر نوشکوی (بلوچستان کے نامور مورخ، ادیب وشاعر) نے کیا تھا۔ کوئٹہ، ۱۹۸۰ء صفحات ۴۴، براہوئی میں ترجمہ شدہ نعت کا اردو ترجمہ "سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مہک بلوچستان میں" از ڈاکٹر انعام الحق کوثر، کوئٹہ ۱۹۹۷ء ص ۸۷ میں چھپا ہے۔

"روشنائی" (نعتیہ مجموعہ کلام) از جوہر براہوئی، ناشر: براہوئی پبلی کیشن فرید آباد، میہڑ ضلع دادو سندھ، ۱۹۹۱ء صفحات ۸۴،

مولانا محمد فاضل مینگل نوشکوی، مولانا عبدالباقی درخانی، مولانا عبدالغفور درخانی، پیر محمد زبیرانی، جمال بادینی، صوفی عبداللہ منگچری، نادر قمبرانی،

صالح محمد شاد کو براہوئی میں نعت گوئی سے خصوصی شغف ہے۔

گل بنگل زئی، غلام حیدر حسرت، بابا عبدالحق شاہوانی، جبار یار، یٰسین بسمل،

مولوی عبدالخالق ابابکی، اعظم مشتاق، عبدالواحد مینگل خضداری، عبالعزیز راہی، محمد کریم ایلم، یوسف موج، ایثار حسین ذوق، شاہ بیگ شیدا، رحیم ناز، طاہرہ احساس جتک وغیرہ نے بھی براہوئی میں نعتیہ شعر کہے ہیں۔

علامہ محمد عمر دین پوری گل ہائے عقیدت پیش کرتے ہیں:

ترجمہ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت ہر جگہ موجود ہے۔
دریاؤں، میدانوں اور پہاڑوں پر،
مجھے بتاؤ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بہتر کون ہے (کوئی نہیں)
یہ بندۂ عاجز قربان ہے،
آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے در پر اپنی جان پہنچادوں،
آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمائیں کہ میں خاک مدینہ بن جاؤں،

تاج محمد تاجل گویا ہوتے ہیں:

ترجمہ: اگر تم اللہ کے حبیب (صلی اللہ علیہ وسلم) کے عاشق ہو اور نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے دین کے چاہنے والے ہو۔
اگر تم محبوب سے منکر ہو جو کوئی محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) سے منکر ہوا،
(تو سمجھ لو) چکی کے ٹوٹے پاٹ کی طرح ہے!
اسے دنیا میں پریشانی اور بے قراری ملے گی،
وہ (محبوب سے منکر) جہاں بھی جائے اسے،
لق ودق صحرا کی طرح آبادی نہیں ملے گی۔

II بلوچی

﴿۱﴾ نثر میں سیرت نگاری

دوجہاں ءِ سردار، مؤلف قاضی عبدالرحیم صابر، کراچی ۱۹۶۶ء صفحات ۱۹۲،
اس میں حضور پاک سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ، تعلیمات،

اخلاق اور کردار کو پیش کیا گیا ہے۔ انداز بیان دلکش، شگفتہ اور توانا ہے۔ افادیت اظہر من الشمس ہے، کتاب کی چھپائی آفسٹ پر ہوئی ہے۔ کتابت مناسب ہے۔

سیرت طیبہ پر بلوچی نثر میں بہت کم لکھا گیا ہے۔ جو سرمایہ بھی موجود ہے اس میں اس کتاب کی حیثیت منفرد ہے۔ ویسے یہ سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر بلوچی زبان میں پہلی تالیف ہے۔

"رسول ﷺ ءِ پہلیں زند" مولف حاجی عبدالقیوم بلوچ، کوئٹہ ۱۹۸۰ء، صفحات ۵۶، حضور پاک ﷺ کی حیات مبارکہ کے اہم واقعات کو اختصار کے ساتھ بلوچی میں پیش کیا گیا ہے۔ بلوچی جاننے والے قاری کے لئے بہت مفید اور اہم کتاب ہے۔

موقع و محل کے مطابق قرآنی آیات کے حوالوں نے متن کو زیادہ مصدقہ بنادیا ہے۔ کتاب کی زبان نہایت سلیس ہے۔ آپ کا قرآن پاک کا بلوچی میں ترجمہ اور تفسیر پنجگور میں زیر طبع ہے۔

"پاکیں نبی ءِ زند" (بلوچی) مولف میر محمد خان بلوچ، کوئٹہ ۱۹۸۰ء صفحات ۵۶، کتاب مختصر ہے۔ اس لئے واقعات کو بھی مختصر بیان کیا ہے۔ نکاح میں صرف حضرت خدیجہؓ کا ذکر ہے۔ باقی ازواج مطہرات کے اسمائے مبارک تک بھی تحریر نہیں کئے گئے۔

حضرت حمزہؓ اور حضرت عمرؓ کے بارے میں عنوانات موجود ہیں، مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق غار ہجرت کے جاں نثار حضرت ابوبکر صدیقؓ کا علیحدہ ذکر موجود نہیں۔ بہر حال بلوچی زبان میں سیرت طیبہ پر ایک اور کتاب کا اضافہ خوش آئند ہے۔

"سیرت النبی ﷺ" مولف میر مٹھا خاں مری، کوئٹہ، ۱۹۸۱ء، صفحات ۲۲۰،

اس میں مولانا شبلی اور علامہ سید سلیمان ندوی کی معرکۃ الآرا "سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم" سے مختلف ۵۸/ عنوانات کے تحت شرقی بلوچی میں ترجمے کئے گئے ہیں۔

ترجمہ رواں، دل پذیر اور متاثر کن ہے۔ بلوچیات میں یہ ایک قابل توصیف اضافہ ہے۔ افادیت کے اعتبار سے آخرت کا توشہ ثابت ہوگا۔

"پاکین نبیءِ صلی اللہ علیہ وسلم نسب نامگ" مولف آغا میر نصیر خان احمد زئی (نامور قلم کار، محقق، ادیب، مورخ اور منتظم) لاہور، ۱۹۸۵ء نیشنل ہجری کونسل اسلام آباد نے شائع کی۔ صفحات ۸۰،

یہ کتاب جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے شجرہ نسب پر مشتمل ہے۔ بلوچی زبان میں اس موضوع پر یہ پہلی کتاب ہے۔ اردو میں اس موضوع پر پیر غلام دستگیر نامی ہاشمی کی ایک کتاب "نسب نامہ رسول انام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" موجود ہے۔ اسے سیٹھ آدم جی عبداللہ پبلشرز بمبئی والے نولکھا بازار لاہور نے شائع کیا۔ سن اشاعت ۱۳۶۹ھ / ۱۹۴۹ء

کتاب کے آغاز میں مولف نے لکھا ہے کہ نبی پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ہر پہلو پر کتابیں موجود ہیں، مگر نسب نامہ کی طرف کسی نے خاص توجہ نہیں دی۔ اس لئے مولف نے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے یہ نسب نامہ مرتب کیا ہے۔

کتاب میں اہل بیت اور ازواج مطہرات کے شجرے بھی موجود ہیں۔ مولف نے نہایت محنت اور عرق ریزی سے اسے پایۂ تکمیل تک پہنچایا ہے۔

معجزات محمدیہ کامل (بلوچی) مولف مولانا حضور بخش جتوئی (المتوفی ۱۹۴۸ء)

لاہور، ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۱ء صفحات ۸۰،

اس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور معجزات نہایت دلچسپ انداز میں تحریر کئے گئے ہیں۔ مثلاً شق القمر، حضرت جابر کے بچوں کا زندہ ہونا، دودھ کے پیالہ میں برکت، درختوں کا چلنا، پہاڑ کا ہلنا، انگشتِ مبارک سے پانی جاری ہونا وغیرہ وغیرہ!

کتاب نہایت سلیس بلوچی میں لکھی گئی ہے۔ اس کے پڑھنے سے روحانی سکون حاصل ہوتا ہے۔

مقالاتِ سیرت بزبان بلوچی

ماہنامہ اولس بلوچی کوئٹہ سے دسمبر ۱۹۶۱ء میں [illegible] ۱۹
تک باقاعدگی سے چھپتا رہا۔ [illegible] ۱۹۸۰ تک [illegible]

اس کے ایڈیٹر رہے، امانکف اللہ گچکی، عبدالغفار ندیم، حکیم بلوچ، صورت خاں مری، عبدالقادر اثیر شاہوانی، عبدالرزاق صابر، اکبر شاہ،

اس میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں مضامین شائع ہوتے رہے۔ ایک اندازے کے مطابق پچاس کے لگ بھگ مضامین اور چالیس کے قریب نعتیہ کلام شائع ہوئے ہیں۔

﴿۲﴾ نعتیہ شاعری

بلوچی شاعری میں قدمااور متوسطین کے ہاں نعت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا ایک منفرد رنگ ہے۔ یہ شعراء جو اکثر طویل منظومات نظم کرتے تھے، نظم کی ابتداء حمد باری تعالیٰ سے کرتے ہوئے ایک دو شعروں کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت کی جانب رجوع کرتے، خلفاء راشدینؓ کی مدحت کے بعد غوث پاکؒ اور دوسرے اولیاء کرامؒ کی ستائش کرتے اور تب اپنے موضوع کی طرف آتے تھے۔

قدیم بلوچی شاعری چونکہ سینہ بہ سینہ روایات کی مرہون منت رہی ہے اور ناخواندگی اور قبائلی جنگوں کے باعث لوگوں نے نعتیہ اشعار کو چھوڑ کر صرف ان اشعار کو حفظ کیا جن کی انہیں جنگی رجز یا بزم کی ہماہمی میں ضرورت تھی۔ اسی لئے جو تھوڑی بہت مذہبی اور اخلاقی نظمیں ملتی ہیں انہیں دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ پہلے حصے میں اسلامی عقائد کا بیان ہے۔ دوسرے حصے میں حضور پاک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک، حضرت علیؓ اور درویشوں کے متعلق قصے ملتے ہیں۔(۲)

''شمائل شریف'' (منظوم بلوچی) مصنف مولانا حضور بخش جتوئی (آپ کا عظیم ترین کارنامہ قرآن مجید کا بلوچی میں ترجمہ ہے جو ۱۳۲۹ھ میں چھپا، لاہور ۱۳۵۵ھ / ۱۹۳۵ء، صفحات ۱۰۹،

یہ کتاب ''کتاب الشمائل النبویہ'' از ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی (المتوفی ۲۷۹ھ / ۸۹۲ء) سے ماخوذ ہے۔ مگر مولانا جتوئی نے اسے منظوم بلوچی میں تحریر کرکے بلوچوں میں بے حد مقبول بنادیا ہے۔

آپ کی متعدد نعتیں ملتی ہیں۔ جیسے اصول الصلوٰۃ، از مولانا حضور بخش جتوئی، (بزبان بلوچی، بار ششم، کوئٹہ ۱۳۹۶ھ/۱۹۷۶ء، صفحات ۱۲۴ میں مولانا حضور بخش جتوئی کی ایک نعت درج ہے۔(۳)

"نیکیں واھگ" (مخلصانہ جذبہ) محمد ابراہیم عابد آبسری بلوچ، عابد جنرل اسٹور، سونار گلی، تربت مکران، صفحات ۵۰، یہ حمد و نعت پر مبنی ہے۔

بلوچی نعتیہ شاعری کے بارے میں جاننے کے لئے مندرجہ ذیل اہم ترین منابع ہیں۔

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک بلوچستان میں" از ڈاکٹر انعام الحق کوثر، ناشر، اسلامک پبلی کیشنز لمیٹڈ ۱۳۔ای شاہ عالم مارکیٹ لاہور، صفحات ۴۳۲،

اس کے باب سوم میں بلوچی کتب اور نعت گوئی (صفحہ ۱۳۷ تا ۱۹۷) کا جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ بلوچی کلام کے اردو ترجمے دیئے گئے ہیں۔ جس سے کتاب کی افادیت میں اضافہ ہوا ہے۔ بعض مقامات پر منظوم اردو ترجمے بھی موجود ہیں۔ مثلاً قاضی عبدالرحیم صابر کی بلوچی نعت کا وہ خود ہی منظوم ترجمہ یوں پیش کرتے ہیں۔ ص ۱۸۴،

مروت فخر کرتی ہے شرافت تم پہ نازاں ہے
رسول پاک و اللہ یہ رسالت تم پہ نازاں ہے
فقیروں کے شہنشاہ ہو امام الانبیاء ہو تم
تیرے خدام ذیشاں ہیں امامت تم پہ نازاں ہے
لقب ہے رحمۃ للعالمین اللہ کی جانب سے
خدائے پاک شاہد ہے کہ رحمت تم پہ نازاں ہے
تیرے الطاف سے کی ہے غلاموں نے جہانبانی
تمہیں شایاں جہانبانی حکومت تم پہ نازاں ہے
خدا نے صاف فرمایا تیری خاطر بنی دنیا
تیرا درجہ وہی جانے مشیت تم پہ نازاں ہے

شب معراج حاصل ہوگئی ہے وعدۂ بخشش
شفیع المذنبین ہو تم شفاعت تم پہ نازاں ہے
نہ جائے گا کوئی صابر درِ سرکار سے خالی
حبیب خالقِ اکبر سخاوت تم پہ نازاں ہے

جن شعرا کا بلوچی نعتیہ کلام مع اردو ترجمہ درج کیا گیا ہے۔ اُن کے اسمائے گرامی یہ ہیں:

میر چاکر رند، میر شہداد، براہیم شمبانی، لشکران ولد سلیمان جتکانی، جنگ چھنبڑ کی نظم، ملا محمد حسن (فارسی اور اردو کے نامور صاحبِ دیوان سخنور) کیچ مکران میں ملک دینار کی لڑائی سے متعلق نظم، جیوا، حارین شمبانی بگٹی، کابل ولد گلن ڈومکی، پنجو بگلانی (اس کی نظم پر ہمسایہ زبانوں پنجابی اور سندھی کا بھی اثر ہے)۔

ملا ابراہیم (ملا عالم کے علاوہ بلوچی میں پڑھنے لکھنے کے لئے بھی مستعمل ہے) ملا عبداللہ، ملا بوھیر، گاجیان، ملا بہرام، ملا قاسم، نور دین ملا مسرور، ملا بہادر، محمدان، ملا فاضل رند (الملقب بہ ''غالب مکران'' المتوفی ۱۲۷۰ھ / ۱۸۵۳ء) جام درک (ذُرک یعنی دُرِ نایاب کی مانند اور جام تخلص) مست توکلی (۱۲۴۴ھ / ۱۸۲۸ء - ۱۳۱۳ھ / ۱۸۹۵ء) ملا عمر مری (اس نے حمد، مدح اور مولود بھی کہے ہیں۔ سندھی شاعری میں مولود ایک صنف ہے۔ جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثنا اور صفت ہوتی ہے۔ یہ صنف سندھی سے بلوچی میں آئی ہے) محمد ابراہیم جوانسال بگٹی۔ سالِ وفات ۱۹۶۹ء جوانسال کے ہاں نعت اردو اور فارسی شاعری کی روایات کے عین مطابق ہے) ملا مزار بنگلزئی، مولانا حضور بخش جتوئی، میر عیسیٰ قومی، گل خاں نصیر، سید ظہور شاہ ہاشمی، میر محمد حسین عنقا، مولانا عبدالباقی درخانی، مولانا عبدالغفور درانی، حاجی محمود مومن، محمد حسین عاجز، عبدالحکیم حق گو، عبدالمجید سورابی، عطا شات، انور صاحب خاں چلم زئی بلوچ، عبدالغنی پرواز، فضل حسین پنجگوری، حاجی فقیر محمد عنبر بلوچ، غوث بخش صابر، خدائے رحیم حکیم، آزاد جمالدینی، ملک محمد رمضان بلوچ، قاضی عبدالرحیم صابر، پیر محمد زبیرانی (کئی کتابوں کے مصنف) عبدالرحمٰن غور، مولانا عبدالغفور، احسن خارانی بلوچ (مجموعہ کلام، گلدستہ عبدالغفور بزبان بلوچی ۱۳۸۸ھ / ۱۹۶۹ء

صفحات ۴۸، دوسرا مجموعہ کلام گفتار احسن صفحات ۶۴)

میر عنایت اللہ قومی، نصرت اللہ شیدا، محمد اسحاق بزوار، فیض بخشا پوری، (غالب سندھ) خدائے رحیم بیتاب، اثیر عبدالقادر شاھوانی، اور خمیسا خان۔

چند بلوچی نعتیہ اشعار کا ترجمہ ملاحظہ فرمایئے۔

ملا فاضل رند کہتے ہیں! ترجمہ

نبیوں کے سردار (صلی اللہ علیہ وسلم) کی نعت کا درود سے آغاز کرتا ہوں۔

سو درود اور سو سلام، یہی میرا ارمغاں ہے۔

مست توکلی گویا ہوتے ہیں! ترجمہ

پاک ہے تیرے حبیب کے (معراج) دیدار کی ساعت وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو شیر آسا اپنے عہد کا سچا ہے۔ جس کے سر پر توحید ی طلائی تاج ہے اور جس کی سخاوت بے عدیل ہے۔

محمد ابراہیم جوانسال بگٹی! ترجمہ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے رہنما ہیں۔ ہم کتنے خوش قسمت اور ذی شان ہیں، وہ گوہر گراں مایہ، وہ ایک عطر بیز پھول ہیں۔ جب سورج آگ اگلتا ہوگا تو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائیں گے ہم پر اپنی چادر رحمت کا سایہ فرمائیں گے۔ اپنے ملبوس سے ہم پر عنایت فرمائیں گے۔

فحضور بخش جتوئی گویا ہوتے ہیں! ترجمہ

ہمارے دین اور دنیا کی روشنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے چاروں طرف روشنی ہے۔

بلوچستان میں دینی ادب، ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی (قلمی) کوئٹہ شعبان ۱۴۰۷ھ / اپریل ۱۹۸۷ء صفحات ۱۲۲۴،

اس کے مندرجات کی فہرست یوں ہے۔

۱۔ عرض حال، ۲۔ مقدمہ (تاریخ و جغرافیہ بلوچستان) باب اول تراجم و تفاسیر

قرآن مجید، ۴۔ باب دوم قرات و تجوید، ۵۔ باب سوم حدیث و شروح حدیث واصول حدیث وغیرہ، ۶۔ باب چہارم فقہ واصول فقہ و میراث، ۷۔ باب پنجم فتاویٰ، ۸۔ باب ششم سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، ۹۔ باب ہفتم تاریخ و تذکرہ، ۱۰۔ باب ہشتم تصوف واخلاقیات مواعظ، خطبات، ۱۱۔ باب نہم عقاید کلام مناظرہ وغیرہ ۱۲۔ باب دھم اوراد وظائف علمیات وغیرہ۔ ۱۳۔ باب یازدھم علم صرف و نحو فلسفہ منطق وغیرہ۔ ۱۴۔ باب دوازدھم متفرقات، ۱۵۔ اسمائے کتب، ۱۶۔ مصنفین مع تصانیف، ۱۷۔ کتابیات

ہر باب میں موقع و محل کے مطابق فارسی، اردو، پشتو، براہوئی اور بلوچی کتب کا تفصیل سے جائزہ لیا گیا ہے۔

''سرور کونین ﷺ کی مہک بلوچستان میں'' ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر، سیرت اکادمی بلوچستان (رجسٹرڈ) کوئٹہ، بمناسبت پاکستان گولڈن جوبلی ۱۹۹۷ء صفحات ۴۵۸،

اس کا دوسرا باب بلوچی کتب اور نعت گوئی پر مبنی ہے۔ موقع کی مناسبت سے اردو ترجمے دیئے گئے ہیں۔ ''نبی کریم ﷺ کا ذکر مبارک بلوچستان میں'' کے مندرجات میں اضافے کئے گئے ہیں۔ اس کتاب میں بلوچی کے علاوہ براہوئی، پشتو، فارسی اور اردو کی سیرت سے متعلق کتب اور نعت گوئی کا تفصیلی ذکر موجود ہے۔

علاوہ ازیں بلوچستان میں نعتیہ مشاعروں اور دینی مدارس کے بارے میں بھی معلومات مہیا کی گئی ہیں۔

III پشتو

﴿۱﴾ نثر میں سیرت نگاری

حدیث شریف فخر عالم ﷺ (عربی سے پشتو میں ترجمہ، قلمی) مترجم حافظ خان محمد (۱۳۳۳ھ / ۱۹۱۴ء-۱۳۷۸ھ / ۱۹۵۸ء) کوئٹہ، ۱۳۷۲ھ / ۱۹۵۲ء،

احادیث نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) میں سے قریباً ایک ہزار ثقہ احادیث کا پشتو ترجمہ کیا۔ یہ عام سکول کی کاپیوں پر تحریر ہے۔ جو آپ کے صاحبزادوں کے پاس کوئٹہ میں

ہے۔ آپ کے صاحبزادے آپ کی قائم کردہ، کتابوں کی دکان، بلوچستان بک ڈپو، میں کاروبار کرتے ہیں۔ ہر حدیث شریف کے سامنے اس کا پشتو ترجمہ دیا گیا ہے۔ یہ احادیث ۱۳۶۶ق میں ایران سے شائع ہونے والی کتاب درج گہر سے انتخاب کی گئی ہے۔ پشتو ترجمہ ۱۰/ محرم الحرام ۱۳۷۲ھ / ۱۹۵۲ء کو مکمل ہوا۔ اس مجموعہ میں جو احادیث شامل ہیں اُن میں چند ایک یہ ہیں۔

۱۔	اکثر اهل النار المتکبرون	اہل دوزخ میں اکثریت متکبروں کی ہوگی
۲۔	البر حسن الخلق	نیکی حسن الخلق ہے
۳۔	البحنته دار الا سخیا	جنت سخیوں کا گھر ہے
۴۔	حسن الخلق نصف الدین	حسن الخلق نصف دین ہے
۵۔	علم المومن الصلوٰۃ	مومن کی شان نماز ہے
۶۔	الفقر راحت	فقر میں راحت ہے
۷۔	کفارۃ الذنب الندامۃ	گناہوں کا کفارہ ندامت ہے(۴)

''زموژ رسول ﷺ پشتو'' مولف مولانا رحمت اللہ مندو خیل (۱۳۰۸ھ / ۱۸۹۰ء - ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۵ء) علمی پرنٹنگ پریس لاہور میں چھپی اور مولف نے اسے ژوب سے شائع کیا۔ ۱۳۶۰ھ / ۱۹۴۱ء، صفحات ۱۱۴۔

کتاب اگرچہ مختصر ہے مگر جامع ہے۔ کتاب کے آغاز میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نسب نامہ یوں درج ہے۔

۱۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن المنفہ بن کنانہ بن حزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن حضر بن ترار بن مند بن عدنان۔

۲۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن آمنہ بنت وہب بن عبد مناف بن زہرہ بن کلاب (یہاں نسب مل جاتا ہے)

نسب نامہ کے بعد ولادت باسعادت کا بیان ہے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں تشریف فرما ہوتے ہیں تو کسریٰ کے محل میں ایک زلزلہ آتا ہے، جس سے اس کے

چودہ کنگرے زمین پر گر جاتے ہیں۔ ملک فارس کا دریا بحیرہ سادہ خشک ہو جاتا ہے۔ فارس کے آتشکدہ کی ایک ہزار سالہ آگ دفعتہً بجھ جاتی ہے۔ آگے چل کر تحریر کرتے ہیں کہ ولادت باسعادت کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ کے بطن سے ایک ایسا نور ظہور پذیر ہوتا ہے کہ جس سے مشرق تا مغرب منور ہوتے ہیں۔

کتاب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کی رحلت اور عبدالمطلب کے انتقال کا بھی بیان ہے۔ حلیمہ سعدیہؓ کا ذکر خاص طور سے ہے۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر شام، حضرت خدیجہؓ سے نکاح، حضرت خدیجہؓ کی اولاد کا بھی بیان ہے۔ کہ ان سے دو فرزند اور چار صاحبزادیاں پیدا ہوئیں فرزندوں میں حضرت قاسمؓ اور حضرت طاہرؓ صاحبزادیوں حضرت فاطمہؓ، حضرت زینبؓ، حضرت رقیہؓ اور حضرت اُم کلثومؓ تھیں۔ بعدازاں چاروں صاحبزادیوں کے مختصر حالات زندگی شامل کئے گئے ہیں۔ پھر باقی ازواج مطہرات کا مختصر ساذکر ہے۔

کتاب میں دعوت اسلام اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت، قریش کی ایذا رسانی، قتل کا ارادہ اور معجزات بیان کئے ہیں۔ مولف لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ شریف کے پاس نماز میں مصروف تھے تو ابوجہل ایک بڑا پتھر لے کر سر مبارک کو کچلنا چاہتا تھا۔ جب وہ قریب پہنچ گیا تو واپس بھاگ کر اپنے لوگوں سے کہنے لگا کہ جب میں پتھر پھینکنے والا تھا تو ایک عجیب و غریب اونٹ منہ کھولے میری طرف آیا میں نے ایسا اونٹ کبھی نہیں دیکھا تھا۔

کتاب کے عنوانات یہ ہیں:

ہجرت حبشہ

ہجرت طائف

معراج

ہجرت مدینہ

غزوہ بدر، احد، احزاب، تبوک

صلح حدیبیہ

فتح مکہ

اخلاق معجزات

مختصراً اس چھوٹی سی کتاب میں تمام اہم واقعات کو اسقدر دلچسپ و دلآویز انداز میں یکجا کیا گیا ہے کہ قاری کا جی چاہتا ہے کہ وہ بار بار کتاب کا مطالعہ کرے۔(۵)

مقالاتِ سیرت بزبان پشتو

ماہنامہ اُوس پشتو کوئٹہ ستمبر ۱۹۶۱ء میں محکمہ قبائلی نشر و اشاعت نے امیر عثمان کی زیرنگرانی جاری کیا۔ ستمبر ۱۹۷۹ء تک باقاعدگی سے چھپتا رہا۔ کچھ وقفہ کے بعد دوبارہ شائع ہونے لگا۔

اس کے مدیر رہے: قاضی سعید محمد، عنایت اللہ ریاض، عبدالرحمٰن بیتاب، نظیر درانی، سید فاروق شاہ سمالزئی، عبدالمنان عابد،

اس میں اب تک سیرت النبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق پچاس سے زائد مضامین چھپے ہیں اور تیس کے قریب نعتیہ کلام شائع ہوا ہے۔(۶)

بلوچستان کے مختلف کالجوں کے کے سالانہ مجلّات جیسے!

بولان (گورنمنٹ کالج / گورنمنٹ سائنس کالج کوئٹہ)

رگِ سنگ (گورنمنٹ کالج لورالائی)

اور ژوب (گورنمنٹ کالج ژوب)

میں بزبان پشتو سیرت و حیات مبارکہ سے متعلق مواد چھپتا رہا ہے۔(۷)

(۲) نعتیہ شاعری

پشتو زبان میں نعت گوئی کو اتنی ہی اہمیت حاصل ہے، جتنی کہ عربی، فارسی، یا اردو میں ہے اور یہ بجا طور پر کہا جاسکتا ہے کہ پشتو میں نعت گوئی کی تاریخ قریب قریب مذہب اسلام کی تاریخ سے وابستہ ہے۔(۸)

تذکروں کے حوالے سے پشتو زبان میں جو پہلی حمد سامنے آتی ہے وہ ژوب کے

بیت نیکر کی ہے۔ جس کا منظوم ترجمہ از سعید گوہر (۹) پیش ہے۔

خداوند برترا! خداوند برتر
تیرا پیار ظاہر ہے ہر ہر قدم پر
نہیں صرف کوہِ گراں، مظہر فن
خلائق سبھی بندگی میں سرافگن
یہاں اونچے اونچے پہاڑوں کے دامن
جہاں اپنے خیمے، جہاں اپنا مسکن
یہ افراد کم ہیں، کر آباد یہ گھر
خداوندِ بررا خداوند برتر
یہاں آگ روشن ہے تھوڑی سی اپنی
یہاں سازو سامان سے گھر ہے خالی
ہمارے لئے تیری الفت ہے کافی
کوئی اور اپنا سہارا نہ والی
زمیں آسماں مظہر کبریائی
ہے افزائشِ نسل تجھ ہی سے جاری
تیری پرورش ہے تو ہی پرورش کر
خداوندِ برترا! خداوندِ برترا!(۱۰)

دیوان پیر محمد کاکڑ، مرتب عبدالروف بینوا، ۱۳۲۵،

پیر محمد کاکڑ (۱۱۲۰ھ / ۱۷۰۸- مابین ۱۱۹۶ھ / ۱۷۸۱ء اور ۱۲۰۳ھ / ۱۷۸۸ء) کا مولد کان مہتر زئی تحصیل مسلم باغ ضلع قلعہ سیف اللہ تھا۔ وادی ژوب کاکڑ قبیلہ کا مسکن ہے۔ آپ احمد شاہ بابا کے ہمعصر تھے اور اس کے وقت میں شعر کہتے تھے۔ احمد شاہ بابا کے بیٹے شہزادہ سلیمان کے استاد بھی مقرر ہوئے۔ احمد شاہ بابا ۱۱۶۱ھ / ۱۷۴۷ء میں تخت نشین ہوئے۔ ان دنوں آپ کی علمیت کا خاصا شہرہ تھا۔

عبدالصمد درانی لکھتے ہیں۔ (۱۱)

کہ اسے (پیر محمد کاکڑ) ”کسے غر“ (ژوب) کی سرزمین سے بے حد محبت تھی۔

حقیقت تو یہ ہے کہ ایک طرح کی پاکستانی قومیت کا تصور پیر محمد کاکڑ کے کلام میں موجود ہے وہ آج سے تقریباً تین سو سال پہلے کشمیر اور لاہور کو اپنا وطن اور قندھار کو ”د بل ہیوار“ (پرایا دیس) کا نام دیتے ہیں۔

پیر محمد کاکڑ کی پشتو شاعری کا اردو ترجمہ از عابد شاہ عابد اسلام آباد سے ۱۹۹۰ء میں طبع ہوا ہے۔ آپ کے پشتو نعتیہ کلام کا اردو ترجمہ ”سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مہک بلوچستان میں“ (۱۲) میں موجود ہے۔

اسی زمانے میں کسے غر (ژوب) کے علاقے کے ایک قادر الکلام شاعر شمس الدین کاکڑ ہو گزرے ہیں۔ ان کی نعتیں دستیاب ہیں۔

ملا جان محمد کاکڑ ضلع ژوب کے رہنے والے تھے۔ انہوں نے ۱۲۱۴ھ / ۱۷۹۹ء میں اپنا مجموعہ کلام ”حلیدین“ کے نام سے ردیف وار مرتب کیا تھا۔ ان کا نعتیہ کلام موجود ہے۔

علامہ عبد العلی اخوندزادہ (۱۲۸۹ھ / ۱۸۷۲ء - ۱۳۶۴ھ / ۱۹۴۴ء) کی ذہانت اور علم کا چرچا بلوچستان کے علاوہ قندھار، کابل اور ہندوستان میں بھی تھا۔ دور و نزدیک کے علماء آپ کے پاس آتے اور ہفتوں علمی مباحث میں مشغول رہتے۔ عربی، فارسی میں یدِ طولیٰ حاصل تھا۔ پشتو مادری زبان تھی۔ پشتو اور فارسی میں خوب شعر کہتے تھے۔ آپ کا دیوان شباب کی یادگار ہے۔ حافظ خان محمد نے آپ کے کلام کا انتخاب ۱۹۵۵ء میں شاخ گل (صفحات ۸۰) کے نام سے چھپوایا تھا۔ اس مختصر سے مجموعے کے مطالعہ نے نوجوانوں کو پشتو میں شعر کہنے اور نثری ادب تخلیق کرنے کی ترغیب دی۔ حقیقت تو یہ ہے کہ آج کوئٹہ ڈویژن کے چپے چپے میں جتنے نوجوان شاعر نظر آتے ہیں وہ علامہ موصوف سے اثر پذیر ہوئے ہیں۔

علامہ عبد العلی اخوندزادہ نے عملی طور پر تحریک پاکستان میں نمایاں کردار ادا کیا تھا۔ ۲۶/ جون ۱۹۴۳ء کو قائد اعظم نے کوئٹہ کا دورہ فرمایا تو سب سے پہلے آپ نے بڑھ کر قائد اعظم کو خوش آمدید کہا اور چند اشعار بھی پیش کیے۔ افسوس کہ وہ اشعار دستیاب نہیں ہو سکے۔ ان کے ایک شعر کا مفہوم کچھ یوں ہے۔

”میرے وطن کا ہر کانٹا میرے لئے پھول کی طرح نرم و نازک ہے لیکن اس کا

ہر پھول وطن دشمنوں کے لئے خارزار کی مانند ہے۔"

جب قائد تاریخ ساز اجتماع سے انگریزی میں خطاب فرما رہے تھے تو اخوندزادہ رونے لگے۔ اُن کے ساتھی سردار محمد عثمان خان جوگیزئی نے حیرت زدہ ہو کر پوچھا "آپ انگریزی تو سمجھتے نہیں، روتے کیوں ہیں؟" جواب ملا۔ "اس شخص کی آواز سے اس کے دل کا درد عیاں ہے اور اُس نے مجھے مضطرب کر دیا ہے۔" مسلم لیگ سے آپ کی محبت آپ کے اس ارشاد سے ظاہر ہے۔ "مسلم لیگ اتفاق و اتحاد کی علامت ہے اور اس لحاظ سے یہ جماعت ہمارا دین اور ہمارا ایمان ہے۔"

عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے رگ و ریشہ میں سمایا ہوا تھا۔ آپ کا نعتیہ کلام اس کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے۔ ایک پشتو نعت کا ترجمہ ملاحظہ ہو۔

وہ جو شفیع محشر ہیں اُن پر خدائے کبیر کا درود و سلام ہو۔
تمام دنیا اُن کے نور سے پیدا ہوئی اور تمام جہاں ان کے چہرے سے منور ہوا۔
امت اُن کی خیر الامم ہے اور خدا تعالیٰ نے انہیں خیر البشر کہا ہے۔
لولاک کی حدیثِ قدسی کی رُو سے وہ اولین ہیں۔
اور آیتِ خاتم کی رُو سے وہ مؤخر ہیں۔ آخر (میں پیدا ہوئے)
اُن کا لقب سید المرسلین ہے۔ ان کے نام پر مکرر صلوٰۃ ہو۔
ان کے چہار یار دین کے چار ستون ہیں اور اُن میں ہر ایک شرع انور کا ستارا ہے۔
اے نبی ﷺ! آپ پر درود و سلام ہو اور اے شفیع محشر! آپ پر سلام ہو۔
عبد العلی کا ہاتھ اور آپ کا گریبان ہے۔ (یعنی دامنگیر ہوں) کہ
اسے سخت سفر آخرت در پیش ہے اور زادِ راہ مفقود ہے۔

ملا عبدالسلام اشیزئی (قاضی عبدالسلام بابا) ایک ممتاز عالم دین اور حق گو شاعر تھے۔ ۱۳۰۰ھ / ۱۸۸۲ء میں ضلع قلعہ عبداللہ کی تحصیل گلستان کے مقام شیلا باغ سے پانچ میل شمال کی طرف شادیزئی گاؤں میں [illegible] پیدا ہوئے۔ انہوں نے ۱۳۹۶ھ / ۱۹۷۴ء میں وفات پائی اور وہاں [illegible] اپنے آبائی قبرستان میں ابدی نیند سو رہے ہیں۔

علامہ عبدالحق خوندزادہ [illegible] ملا عبدالسلام اشیزئی کو [illegible] پشتو زبان کے اُن صف

اول کے شعرا میں ہوتا ہے جنہوں نے اپنے زور قلم سے اس علاقے میں تحریک آزادی اور قیام پاکستان کی جدوجہد کے لئے نمایاں خدمات سرانجام دیں، ملا عبدالسلام اشیزئی کے ایک پشتو شعر کا ترجمہ کچھ یوں ہے:

"میں تلوار اور خنجر اپنے آپ سے کبھی الگ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ میں انگریزوں کے شب خون کے لئے ہر وقت چوکنا بیٹھا ہوں۔"

آپ اپنے مجموعہ کلام "سوسن چمن" (مطبوعہ ۱۹۲۹ء) میں کہتے ہیں:

"میں نے سوسن کے اوراق میں اپنے وطن کا دکھ رقم کر دیا ہے"

"آپ کی پشتو نعت کے ترجمے کا ایک حصہ درج ذیل ہے:

مرحبا اے دلربا آجا میں غلام ہوں اور آپ ﷺ آقا ہیں۔

آپ ﷺ کے روضے کی طرف سے آنے والی ہوا میری دوا ہے۔ جو آپ فرمائیں گے میں اسے مانوں گا۔

آپ آیات حق اور فیض مطلق ہیں۔ ہر طبق پر محمد ﷺ احمد ﷺ ہیں۔ آپؐ دوست اکبر، سروسرور دافع شر اور شاہ اسراہی ہیں (صاحب معراج) آپ سراج منیر بشیر و نذیر ذکر کثیر اور دلپذیر ہیں۔

آپ کے سر پر تاج نبوت ہے۔

سلام سلام کہتا ہے اور سلام دوام کہتا ہے۔

آپ روز جزا میرے شافع ہیں۔ (۱۳)

موجودہ دور میں پشتو شاعری نے جس انداز سے ترقی کی ہے۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔ نعت گوئی کے حوالے سے اس زمانے میں ایسا کوئی شاعر تو سامنے نہیں آتا جو مکمل طور پر نعت گو شاعر ہو لیکن اپنے طور پر نعت گوئی کا حق قریباً ہر ایک نے ادا کیا ہے۔

"نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک بلوچستان میں" ڈاکٹر انعام الحق کوثر۔ لاہور ۱۹۸۳ء میں پشتو کے درج ذیل شعرا کا نعتیہ کلام مع اردو ترجمہ موجود ہے۔

سید محمد رسول فریادی، سلطان محمد صابر، [illegible] سودائی، محمد عبداللہ ذاکر، عبدالباری اسیر، عبیداللہ درویش درانی، ابوالخیر زلاند، سہیل جعفر، مقدس خان معصوم

سیال کاکڑ، عبدالغفور پردیس، عمر گل عسکر، سید محمد گل شاہ خوستی، سعید گوہر، عقیدت، پشتو حمد، نعت، سلام زیر طبع) عبدالکریم بریائے، نذر محمد نظر پانیزئی۔

''فخر کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مہک بلوچستان میں'' ڈاکٹر محمد انعام الحق کوثر، کوئٹہ ۱۹۹۷ء میں متذکرہ بالا شعرا کے علاوہ دوسرے جن شعرا کے نعتیہ کلام کے ترجمے شامل ہیں:

پروفیسر صاحبزادہ حمید اللہ (۱۴)

ملا عبدالسلام اشیزئی، (قاضی عبدالسلام بابا) علی کمیل قزلباش، نصیب اللہ سیماب، گل خان حیرت، عصمت اللہ آزردہ، علاوالدین مجروح، عبدالروف خاں رفیقی، سید عابد شاہ عابد،

صاحبزادہ حمید اللہ کی ایک نسبتاً جدید نعت (جو مسدس ترکیب کی صورت میں ہے) کے ترجمے کا آخری حصہ ملاحظہ فرمائیے ؎

ہر شخص کو اپنی کھوئی ہوئی منزل مل گئی اور ہر ایک کو چین نصیب ہوا
اندھیرے اور گمراہی سے ہر شخص برکنار ہوا
ہر شخص کو اُس نے اندھیرے کے خارزار سے نکالا
رحمت و نعمت کی بدلیاں گہر بار ہوئیں
اللہ کی قدرت کے قربان جاؤں اس کا کتنا فضل تھا
کہ انسان پر اُس نے اتنا بڑا احسان کر دیا

شمس الدین کاکڑ کے چند نعتیہ اشعار کا ترجمہ یہ ہے:

اگر تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب چاہتا ہے
تو ہمیشہ اُنہی کا خیال دل میں جاگزیں رکھ
دل کی آنکھ کو آئینہ بنا کر دیکھ تو تجھے
یقیناً محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوے نظر آئیں گے
تو درود پڑھ کر اور حساب لگا کر دعائیں مت مانگ بلکہ
محمد ﷺ کا ورد کرتے ہوئے اپنی زبان خشک کرلے یعنی سکھا دے

اس مقالے میں بلوچستان کی سطح پر براہوئی، بلوچی اور پشتو میں نثری سیرت نگاری کا ایک مختصر جائزہ پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

براہوئی، بلوچی اور پشتو کے شعرا کے نعتیہ کلام میں نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف حمیدہ، شمائل، خصائل پاکیزہ، دوسرے انبیاء پر آپ کا تفوق، دیگر اُمتوں پر امت محمدی ﷺ کی فضیلت، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت و عقیدت کی برکات اور کثرت درود خوانی کی برکتیں اور رحمتیں جن کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مشہور فرمان ہے کہ !

"قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود بھیجتا ہوگا۔"

بیان ہوئی ہیں۔

علاوہ ازیں روایات و بیانات میں حد اعتدال کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔ غیر معتبر اور غیر مصدقہ روایات سے اجتناب برتنے کی سعی کی گئی ہے۔ قرآن واحادیث سے استدلال کیا گیا ہے۔ درود وسلام عقیدت سے معمور ہیں۔

مختصراً براہوئی، بلوچی اور پشتو شعرا اور سیرت نگاروں کا کارواں خلوص، محبت اور عقیدت کیشی کے پھول لئے ہوئے اور دل و جان سے "اُسوۂ حسنہ" کو کہ اسی میں اُن کی ہم سب کی اور دکھی انسانیت کی فلاح پوشیدہ ہے۔ اپنانے کی تلقین کرتے ہوئے رواں دواں نظر آتا ہے۔ بقول عبدالقادر راشیر شاہوانی:

ترجمہ

مہر و محبت کی ابھری ہے روشنی   چاروں سمت پھیلی ہے روشنی
سب سے اونچی ہے شان اُس کی   عرش پر ہے اس کا نام صلی علیٰ صلی علیٰ

براہوئی میں مولانا عبدالباقی درخانی کہتے ہیں۔

زمین آسمان ستارہ ٹی محمد   اس محمد اس
ننافکر و اشارہ ٹی محمد   اس محمد اس

ترجمہ: زمین، آسمان اور ستاروں میں محمد ﷺ ہی محمد ﷺ ہیں اور ہمارے فکر واشارہ میں

محمد ﷺ ہی محمد ﷺ ہیں۔

بقول محمد عبداللہ ذاکر:

ترجمہ: سمجھنے کی بات یہ ہے کہ رسول ﷺ کی محبت دراصل اللہ کی محبت ہے۔ دین (اسلام) میں راز کی بات یہی ہے اس سے بڑھ کر کوئی راز دین میں نہیں۔

جس ہستی مبارک کی وجہ سے یہ معزول شدہ (جس کی سرزنش کی گئی تھی)

انسان دوبارہ عرش معلیٰ تک رسائی حاصل کر سکا ہے۔ میں (ذاکر)

اس پر ہمیشہ درود و سلام بھیجتا رہوں گا۔

حوالہ جات

۱۔ کوئٹہ ۱۹۹۹ء صفحات ۴۸۲،

۲۔ ان ادوار کے شعراء کے نعتیہ اشعار درج ذیل کتب سے دستیاب ہیں۔

☆ قدیم بلوچی شاعری لانگ ورتھ ڈیمز کی کتاب "پاپولر پوئٹری آف بلوچیز" ۱۹۰۷ء لندن، (۱۳۰۰ء سے ۱۹۰۰ء تک)

مترجم: میر خدا بخش بجارانی مری بلوچ، ناشر، بزم ثقافت، کوئٹہ، ۱۹۶۳ء، صفحات ۲۹۷ (بڑی تقطیع)۔

☆ تاریخ بلوچستان، ہتورام، لاہور، ۱۹۰۷ء صفحات ۷۶۳،

☆ "زحمِ زیر" مؤلف غوث بخش صابر، کوئٹہ ۱۹۷۴ء صفحات ۱۴۹، اس میں مختلف بلوچی شعرا کے اسلامی جنگ نامے درج کئے گئے ہیں۔

☆ "تاریخ ادبیات مسلمانان پاکستان و ہند" فیاض محمود، چودھویں جلد (جلد دوم) لاہور، ۱۹۷۱ء، صفحات ۴۶۳،

دیگر منابع

☆ "نغمۂ کوہسار" عبدالرحمٰن غور، کوئٹہ، ۱۹۶۸ء، صفحات ۲۳۶،

☆ "صابرِ گفتار" قاضی عبدالرحیم صابر، کراچی ۱۹۶۶ء، دور جدید بلوچی اشعار کا مجموعہ

اردو ترجمہ کے ساتھ صفحات ۱۹۲،

☆ ''مہمات بلوچستان'' (جلد دوم) کامل القادری، لاہور، ۱۹۸۰ء صفحات ۲۳۵،

☆ ''سرمستِ بلوچستان'' ذکیہ سردار خاں، کوئٹہ ۱۹۶۵ء صفحات ۲۵۱،

☆ ''مست توکلی کلام اور اردو ترجمہ'' غوث بخش صابر، اسلام آباد، ۱۹۸۶ء صفحات ۳۰۳،

☆ ''بلوچستان میں اردو'' ڈاکٹر انعام الحق کوثر، لاہور ۱۹۶۸ء راولپنڈی ۱۹۸۶ء ۱۹۹۴ء، صفحات ۶۲۴،

☆ ''تذکرہ صوفیائے بلوچستان'' ڈاکٹر انعام الحق کوثر، لاہور ۱۹۷۶ء، ۱۹۸۶ء، ۱۹۹۵ء، صفحات ۳۳۴

☆ ''ثقافت اور ادب وادی بولان میں'' عبدالصمد درانی، سلطان محمد صابر، میر مٹھا خان مری، ملک محمد رمضان، عبدالرحمٰن کرد، اور نور محمد پروانہ، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، کوئٹہ، ۱۹۶۶ء، صفحات ۳۷۰،

۳۔ ان کے نعتیہ اشعار کا ترجمہ ''سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی مہک بلوچستان میں از ڈاکٹر انعام الحق کوثر، کوئٹہ ۱۹۹۷ء میں ۱۱۵ تا ۱۱۷ میں موجود ہے۔

۴۔ بلوچستان میں دینی ادب، ڈاکٹر عبدالرحمٰن براہوئی (قلمی) کوئٹہ، ۱۴۰۷ھ / ۱۹۸۷ء، ص ۲۳۳، ۲۳۴،

۵۔ ایضاً، ص ۴۱۷، ۴۱۸،

☆ سرور کونین ﷺ کی مہک بلوچستان میں، ص ۱۹۸ تا ۲۰۱،

۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک بلوچستان میں، ڈاکٹر انعام الحق کوثر لاہور ۱۹۸۳ء ص ۴۰۵ تا ۴۰۷، سرور کونین ﷺ کی مہلک بلوچستان میں، محمد انعام الحق کوثر، کوئٹہ ۱۹۹۷، ص ۴۰۵،

۷۔ پشتو میں سیرت نگاری، پروفیسر صاحبزادہ حمید اللہ، کوئٹہ ۱۴۰۷ھ / ۱۹۸۷ء ص ۲۰۰،

۸۔ ''رفعنالک ذکرک'' پشتو نعت گوئی ایک جائزہ، سید عابد شاہ عابد، قلم قبیلہ، کراچی، ۱۹۸۱ء ص ۳۰،

۹۔ پشتو اور اردو کے نامور شاعر و ادیب، اردو کا مجموعہ کلام ''پس دیوار'' ۱۹۸۵ء میں طبع ہوا)

۱۰۔ قومی اور علاقائی ادب پر ایک نظر، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، صحیفہ لاہور، مئی جون ۱۹۷۷ء،

۱۱۔ ثقافت اور ادب وادی بولان میں، کوئٹہ ۱۹۶۶ء ص ۲۰،

۱۲۔ کوئٹہ ۱۹۹۷ء میں ص ۱۴۹ تا ۱۵۱،

۱۳۔ بلوچستانی پشتو شاعری کے تراجم ۱۹۴۷ء تا حال، ڈاکٹر انعام الحق کوثر، ادبیات، اسلام آباد بہار ۱۹۹۲ء ص ۷۳، ۷۴،

۱۴۔ کئی کتابوں کے مصنف و مولف، متعدد مضامین طبع ہوئے، ذاتی لائبریری میں عربی، فارسی، اور پشتو کے قریباً سو مخطوطات، اہم کتاب ''پشتو میں سیرت نگاری'' کوئٹہ ۱۴۰۷ھ / ۱۹۸۷ء،

خطوطِ ہادئ اعظم

از سید فضل الرحمٰن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ۶/ دستیاب شدہ خطوطِ مبارکہ کے عکس، مکمل متعلقہ تفصیل کے ساتھ، تمام عکس آرٹ پیپر پر،

صفحات ۷۲، قیمت ۴۰/ روپے

دیدہ زیب سرورق کے ساتھ

زوار اکیڈمی پبلی کیشنز